72263 ـ قریبی رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنا افضل ہے یا دور کی رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنا

سوال

کیا مسلمان شخص کے لیے کسی ایسی لڑکی سے شادی کرنا افضل ہے جس سے اس کی کوئی رشتہ داری نہ ہو یا کہ رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنا افضل ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

فقھاء کرام کی ایک جماعت نے مستحب قرار دیا ہے کہ کسی اجنبی یعنی ایسی عورت سے جس سے آدمی کی رشتہ داری نہ ہو اور نہ ہی کوئی نسب نامہ ہو سے شادی کرنا مستحب ہے، اور اس کی کئی ایک علتیں بیان کی ہیں:

اول:

اولاد نجیب ہو گی، یعنی اس کی صفات اچھی ہونگی اور اس کا بدن قوی ہوگا، کیونکہ وہ اپنے چچاؤں اور ماموؤں کے اوصاف نہیں لےگا.

دوم:

ان کے مابین علیحدگی کا خدشہ جاتا رہے گا، کیونکہ علیحدگی میں قطع رحمی ہوتی ہے.

الانصاف میں درج ہے:

" دین والی اور زیادہ بچے جننے والی اور کنواری و حسب و نسب والی اجنبی عورت اختیار کرنا مستحب ہے " انتہی

دیکھیں: الانصاف (8 / 16).

اور مطالب اولی النھی میں درج ہے:

" اجنبی عورت ہو " کیونکہ اس کی اولاد نجیب ہو گا، اور اس لیے بھی کہ علیحدگی کا خدشہ ختم ہو جائیگا، کیونکہ رشتہ دار ہونے کی وجہ سے جب علیحدگی ہو تو یہ قطع رحمی کا باعث بنےگا جو کہ حرام ہے.

اور ایك قول یہ بھی ہے كہ: اجنبی اور غیر رشتہ دار عورتیں زیادہ نجیب اولاد پیدا كرتی ہیں، اور چچا كی بیٹیاں زیادہ صبر كرنے والیاں ہوتی ہیں " انتہی

دیكھیں: مطالب اولی النھی (5 / 9).

اور امام نووی رحمہ اللہ المنھاج میں كہتے ہیں:

" دیندار نسب والی جو كہ رشتہ دار نہ ہو اور كنواری لڑكی اختیار كرنا مستحب ہے "

اور جلال المحلی اس كی شرح میں كہتے ہیں:

" (اس كی قریبی رشتہ دار نہ ہو) یعنی وہ اس سے اجنبی ہو یا پھر دور كی رشتہ دار ہو... اور دور كی رشتہ دار كسی اجنبی عورت سے زیادہ بہتر ہے " انتہی

دیكھیں: شرح المحلی مع حاشیۃ قلیوبی و عمیرۃ (3 / 208).

آپ كا خیال ہے كہ اس مسئلہ میں كوئی نص نہیں ہے لیكن انم صالحت كی بنا پر یہ فقھاء كا اجتھاد ہے، اور یہ چیز اشخاص اور رشتہ داری كے اعتبار سے ایك دوسرے میں مختلف ہوگی، ہو سكتا ہے كوئی شخص یہ رائے ركھے كہ اس كا رشتہ دار لڑكی سے شادی كرنے میں ہی اس عورت اور اس كے خاندان كی حفاظت ہے، یا پھر وہ لڑكی بااخلاق بھی ہو سكتی ہے.

اصل یہی ہے كہ یہ نكاح جائز ہے، اور پھر نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی كی جو كہ ان كی پھوپھی كی بیٹی تھیں، اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ تعالی عنہا كی شادی ابو العاص سے كی جو زینب كی خالہ كے بیٹے تھے، اور علي رضی اللہ تعالی عنہ نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی كی اور علی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا كے والد كے چچا كے بیٹے تھے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فقھاء كی علت یعنی بچہ نجیب ہوگا، اور قطع رحمی كا خدشہ ہے بیان كرنے كے بعد كہتے ہیں:

" انہوں نے جو كہا ہے وہ صحیح ہے، لیكن جب رشتہ داروں میں كوئی ایسی لڑكی ہو جو دوسرے اعتبارات (یعنی دین اور حسب و نسب اور جمال) میں اس سے بہتر ہو تو یہ افضل ہو گی، اور جب دونوں برابر ہوں تو پھر اجنبی اولی اور افضل ہے.

اور اس میں یہ بھی ہے كہ: اگر چچا كی بیٹی ایك دین والی اور اخلاق كی مالك عورت ہو، اور اس شخص كے حالات

اور امکانات نرمی و معاونت کے محتاج ہوں تو بلاشك اس میں بہت بڑی مصلحت ہے.

اس لیے انسان اس معاملہ میں مصلحت کو مدنظر رکھے کیونکہ مسئلہ میں کوئی ایسی نص نہیں جس کو لیا جائے، اسی لیے اسے اس پر عمل کرنا چاہیے جس میں زیادہ مصلحت دیکھتا ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 123).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

رشتہ داروں میں شادی کرنے کرے متعلق کیا رائے ہے، اور کیا ایسا کرنا اولاد کو اپاہج کرنے کا باعث بنتا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" کوئی ایسی حدیث نہیں ملتی جو رشتہ داروں میں شادی کرنے سے روکتی ہو، اور جس سے یہ علم ہو کہ رشتہ داروں میں شادی کرنا اپاہج اولاد پیدا ہونے کا باعث بنتا ہے، بلکہ یہ سب کچھ تو اللہ سبحانہ و تعالی کی قضا و قدر سے ہوتا ہے، نہ کہ رشتہ داروں میں شادی کرنے کے باعث جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہو چکا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 / 13).

واللہ اعلم .